باب: 1

مُحَمّدٌ اَحْمَدٌ

آنحضورؐ کی اس دنیا میں آمد پر آپؐ کا نام 'محمد' رکھا گیا۔ محمد کے معنی ہیں 'انتہائی تعریف کیا گیا'۔ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو آپؐ کی تشریف آوری کی جو خبر دی تھی اسے قرآن نے یوں رقم کیا ہے۔

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ

[اور میں ان رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے اور ان کا نام احمد ہو گا (61:06)]

'احمد' کے معنی ہیں 'سب سے زیادہ قابل ستائش'۔ بعد میں تعریف کے قابل اس صفت کے پیش نظر آپؐ کے ناموں میں 'محمود' اور 'حامد' کا بھی اضافہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے چار بار 'مُحَمّد' ہی کے نام سے قرآن میں آپؐ کے رسالت کی تصدیق کی۔ جہاں تک آپؐ کے لیے ہماری تعریف کا تعلق ہے یہ وہ ذات گرامی ہے جس پر خود اللہ تعالیٰ اور اس کے ان گنت فرشتے درود و سلام بھیجتے ہیں۔ اس کے بعد ہم کیا اور ہماری تعریف کیا!

ماورائے این وآں، صل علیٰ صل علیٰ
برتر از وہم وگماں، صل علیٰ صل علیٰ

بخاری شریف کی حدیث نمبر 3 کے مطابق پہلی وحی جو آنحضرتؐ پر اترنی شروع ہوئی وہ اچھے خواب تھے جو صبح کی روشنی کی طرح ظاہر ہو جاتے۔ پھر آپؐ کو تنہائی کی خواہش ہونے لگی تو غارِ حرا تشریف لے جانے لگے، اور کئی کئی دن وہیں رہنے لگے۔ یہاں آپؐ "تحنث" فرماتے یعنی طویل عبادتیں کیا کرتے۔ ایک دن ایک فرشتہ آپؐ کے پاس آیا اور کہا، پڑھو! ۔آپؐ نے فرمایا، میں پڑھا ہوا نہیں۔ فرشتے نے آنحضورؐ کے سینے کو تین مرتبہ زور سے دبا کر چھوڑا اور کہا، اب پڑھیں۔

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ - خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ - اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ

[(یا محمد!) تم پڑھو اللہ کا نام جس نے (سب کو) پیدا کیا۔ جس نے انسان کو نطفے سے پیدا کیا۔ تم پڑھو، تمھارا رب تو بڑا کریم ہے (پڑھنا بھی سکھادے گا)۔(96: 01 to 03)]

رسول اکرمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کانپتی حالت میں ان الفاظ کو دہرایا۔ پھر آپؐ، حضرتہ خدیجہؓ کے پاس پہنچے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھادو۔ اللہ تعالیٰ کو آپؐ کی یہ ادا اس قدر بھا گئی کہ آپؐ کو ان دو ناموں سے اپنی بھرپور محبت سے پکارا، جن کے معنی ہیں 'اے کملی والے' اور 'اے اوڑھ لپیٹ کر رہنے والے'۔ قرآن کے الفاظ ہیں:

يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ، يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو جن خصوصی ناموں سے پکارا وہ ہیں:

طٰهٰ ، یٰس ، طٰس اور حٰم

یہ وہ خصوصی نام ہیں جس کے معنوں سے اللہ تعالیٰ ہی واقف ہے۔ یقیناً یہ سب نام آپؐ میں موجود مزید اوصاف کی نشاندہی کرتے ہیں۔ لیکن اس بارے میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ یہ محب اور محبوب کے درمیان ایک راز ہے۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اللہ، خاتم النبیین، حضور اکرم، رحمت للعالمین اور آنحضرت کے القابات سے بھی پکارا جاتا ہے۔ آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ والد کا نام عبداللہ بن عبدالمطلب اور والدہ کا نام آمنہ ہے۔ آپؐ کی اس دنیا میں تشریف آوری کی تاریخ 12 ربیع الاول مطابق 8 جون، 570 عیسوی ہے۔

بخاری شریف کی احادیث نمبر 3304 تا 3311 کی مسلسل آٹھ حدیثوں میں کئی صحابہؓ نے رسول اکرمؐ کے سرتاپا کی تفصیل بیان کی ہے جن کا حاصل یہ ہے کہ:

نبی مکرمؐ سب آدمیوں سے زیادہ خوب صورت اور چاند کی طرح چمکتے ہوئے تھے۔ آپؐ نہ بہت دراز قامت نہ پست قد، بلکہ میانہ قد تھے۔ ڈیل ڈول میں نہایت متناسب تھے۔ رنگ چمکدار، نہ خالص سفید نہ نِرا گندمی تھا۔ غصہ یا خوشی میں سرخ ہوجاتے۔ آنکھیں بڑی بڑی اور پلکیں لمبی۔ سر کے بال کندھوں تک پہنچتے تھے۔ نہ ہی زیادہ بل کھائے ہوئے اور نہ ہی بالکل سیدھے۔ آپؐ نے تریسٹھ (63) سال کی عمر میں اس عالم سے پردہ فرمایا، اُس وقت آپؐ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان بہت کشادگی تھی اور ان کے درمیان "مہر ختم نبوت" ۔ آپؐ کی ہتھیلیاں نہایت نرم تھیں۔ تمام بدن مشک سے بھی زیادہ خوشبودار تھا۔ قدم اٹھا کر چلتے۔ اچانک دیکھنے والا آپؐ کو دیکھ کر مرعوب ہوجاتا، مگر جب ملتا تو شیدا ہو جاتا۔

(راویان: ابو جحیفہ سوائیؓ، حریز بن عثمانؓ، ربیعہ بن ابو عبدالرحمنؒ براء بن عازبؓ، قتادہؓ اور ابو اسحٰق سبیعیؒ)

اس کے علاوہ انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ میں نے دیباج اور کسی ریشم کے کپڑے کو آنحضرتؐ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہیں پایا۔ نہ ہی میں نے کسی خوشبو یا عطر کو حضورؐ کے پسینے کی خوشبو سے بہتر پایا۔

(حوالہ بخاری شریف۔ حدیث 3320)

عطا بن یسارؒ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ حال بیان کریں جو کہ تورات میں بیان کیا گیا ہے۔ انھوں نے کہا، تورات میں آپؐ کی بعض صفتیں وہی بیان کی گئی ہیں جیسی کہ قرآن میں ہیں۔ جیسے:

1. "اے نبیؐ! ہم نے تم کو گواہ بنا کر اور (ایمان والوں کے لیے) خوشخبری سنانے والا اور (کافروں کے لیے) ڈرانے والا اور ان پڑھ لوگوں کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔
2. تم میرے بندے اور رسول ہو۔
3. نہ تم بد خواہ ہو، نہ سنگ دل اور نہ بازار میں شور مچانے والے ہو۔
4. تم برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے بلکہ معاف کر دیتے ہو اور نرمی سے پیش آتے ہو۔
5. اللہ ان ٹیڑھے مذہب والوں کو نہیں بخشتا جب تک کہ اس (نبیؐ) کے ذریعہ سیدھا نہ کر دے اور جب تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ نہ کہہ دیں"۔

(حوالہ بخاری شریف: حدیث 1995)

صلی اللہ علیہ و آلہ علی قدر حسنہ و جمالہ

حضرت جبیرؓ سے روایت ہے کہ ارشادِ نبویؐ ہے کہ میرے پانچ (5) نام ہیں۔ میں "محمد" ہوں۔ میں "احمد" ہوں۔ میں محو کرنے والا "ماح" ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے کفر کو مٹاتا ہے۔ میں "حاشر" ہوں کہ (روزِ قیامت) سب لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے۔ اور میں "عاقب" ہوں (کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا)۔ (حوالہ بخاری شریف۔ حدیث 3291)

اہل اسلام کے نزدیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم گذشتہ تمام مذاہب کے پیشواؤں کے مقابل کامیاب ترین پیشوا ہیں۔ آپؐ افضل الانبیا بھی ہیں اور آخر الانبیا بھی۔ آپؐ کی شان میں اللہ تعالیٰ نے یہاں تک فرما دیا کہ:

مَّن يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ

[جس نے رسول کی اطاعت کی تو بے شک اس نے اللہ کی اطاعت کی (04:80)]

وہ نبیوں میں **رحمت** لقب پانے والا — مرادیں غریبوں کی بر لانے والا

مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا — وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

----- Ö -----